کتاب العقائد سے کتاب الرضاع تک
۶۸۰ فتاویٰ کا مستند ذخیرہ

فتاویٰ فقیہِ ملت

معروف بہ

فتاویٰ مرکزِ تربیتِ افتاء



تصنیف:

فقیہِ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہٗ العلیم القوی

شبیر برادرز

بفیضِ روحانی: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

کتاب العقائد سے کتاب الرضاع تک

۶۸۰ فتاویٰ کا مستند ذخیرہ

فتاویٰ فقیہ ملت

معروف بہ

فتاویٰ مرکز تربیت افتاء

(اوّل)

تصنیف:

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہ العزیز القوی

زیرِ نگرانی

جانشین فقیہ ملت حضرت علامہ انوار احمد صاحب قبلہ قادری امجدی مدظلہ

ترتیب

- نائب فقیہ ملت مفتی محمد ابرار احمد امجدی برکاتی
- مفتی اشتیاق احمد مصباحی امجدی
- مفتی محمد اویس القادری الامجدی

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

اظہار تشکر

فتاویٰ فقیہ ملت کی فراہمی میں معاونت پر ہم محترم جناب غلام اویس قرنی قادری رضوی ناظم اعلیٰ **ادارہ معارف نعمانیہ** و **رضوی فائونڈیشن پاکستان** کے مشکور ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) بجاہ نبی الرؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نام کتاب : فتاویٰ فقیہ ملت معروف بہ فتاویٰ مرکز تربیت افتاء (اوّل)

تصنیف : استاذ الفقہاء فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہ العلیم القوی

زیرنگرانی : جانشین فقیہ ملت حضرت علامہ انوار احمد صاحب قادری امجدی سربراہ اعلیٰ مرکز تربیت افتاء، اوجھا گنج، بستی

ترتیب : نائب فقیہ ملت مفتی محمد ابرار احمد امجدی برکاتی، مفتی اشتیاق احمد مصباحی امجدی، مفتی محمد اویس القادری الامجدی

تصحیح کتابت : مولانا شاہ عالم قادری، مولانا اسرار احمد مصباحی، مولانا نیاز احمد مصباحی، مولانا ارشد رضا مصباحی، مولانا شمس الدین علیمی

کمپوزنگ : علی رضا مصباحی، غلام حسن مصباحی

کل صفحات : ۵۰۶

کل مسائل : ۶۸۰

سن طباعت باراوّل : ۲۰۰۵ء

مطبع : اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

طابع : شبیر برادرز لاہور

قیمت : **500** روپے مکمل سیٹ دو جلدیں

مسئلہ:- از: مولانا محمد نعیم الدین، پرسا، سدھارتھ نگر

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وملت اس مسئلہ میں کہ زید نے بکر سے کہا کہ اللہ تعالی کافروں کے اقوال و افعال وعبادات سے راضی ہے اسی لئے انھیں بھی روزی دیتا ہے۔ نیز اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ کافروں سے دنیا میں خوش ہے اور آخرت میں ناراض تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:- زید کا قول مذکور کہ اللہ تعالی کافروں کے اقوال وافعال وعبادات سے راضی ہے۔ اس لئے کہ انہیں بھی روزی دیتا ہے سراسر غلط وباطل ہے اور اللہ تعالی پر افتراء وجھوٹ باندھنا ہے۔ وہ ان سے دنیا میں بھی راضی نہیں اگر ایسا ہوتا تو ان پر کیوں غضب وجلال فرماتا جیسا کہ اس کا ارشاد ہے: "وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ" یعنی لیکن جو دل کھول کر کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے (پارہ ۱۴ سورۂ نحل آیت نمبر ۱۰۶) اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے "وَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ" یعنی اور اللہ تعالی اپنے بندوں کے کفر سے راضی نہیں (پارہ ۲۳ سورۂ زمر آیت نمبر ۷) اور غیر خدا کی عبادت تو شرک ہے اس سے کیسے راضی ہوسکتا ہے جبکہ برے افعال واقوال سے بھی راضی نہیں۔ حدیقہ ندیہ جلد اول صفحہ ۲۶۳ پر ہے "و القبیح منها ای من افعال العباد هو غیر الموافق لما اذن اللّٰه تعالی بہ لیس صادرا من المکلفین بهما ای بسبب رضاء اللّٰه تعالی و محبته بل بغضبه سبحانه و کراهته" اھ

اور انہیں روزی دیا جانا ان کے افعال واقوال وعبادات سے راضی ہونے کی وجہ نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالی کی رحمت دنیا وآخرت دونوں میں مومنوں کے ساتھ خاص ہے۔ لیکن کافروں کو رزق دیا جانا اور ان سے شر کا دفاع کرنا مومنوں کی برکت کی وجہ سے ہے۔ حدیقہ ندیہ جلد اول صفحہ ۸۸ پر ہے "و رحمتی وسعت کل شئ یعنی ان رحمته تعالی عمت خلقه کلهم البرو الفاجر فی الدنیا للمومنین خاصة" اھ

لہذا زید جو کافروں کے اقوال وافعال وعبادات کے بارے میں کہتا ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے وہ اسلام سے خارج ہوگیا (فتاوی عالمگیری جلد دوم صفحہ ۲۸۵) پر ہے "و یکفر ان اعتقد ان اللّٰه یرضی بالکفر کذا فی البحر الرائق" اھ اس پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو سارے مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں اللہ کا فرمان ہے: "وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ" (پارہ ۷ آیت ۱۴) اور بغیر علم کے فتوی دینا حرام ہے حدیث شریف میں ہے "من افتی بغیر علم لعنته ملائکة السماء و الارض" ۔و اللّٰہ تعالی اعلم۔

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی　　　　کتبہ: عبدالحمید رضوی مصباحی

مسئلہ:- از: عبدالخالق رضوی اڑیسہ

ایک سنی مسلمان جو وہابیوں دیوبندیوں کے بارے میں اچھی جانکاری رکھتا ہے اور ان کے عقائد سے آگاہ ہے پھر بھی

وہ کہتا ہے کہ سنی بھی ٹھیک ہے دیوبندی بھی ٹھیک ہے۔ تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا توا جرو

الجواب:۔ وہابی دیوبندی بمطابق حسام الحرمین کافر مرتد ہیں اور ان کے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر ان کے کافر اور لائق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علمائے حرمین شریفین بالاتفاق فرماتے ہیں "من شك فی كفره و عذابه فقد كفر" (فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۲۳۵)

اور شخص مذکور جبکہ وہابیوں دیوبندیوں کے باطل عقائد پر مطلع ہے پھر بھی سنیوں دیوبندیوں دونوں کو ٹھیک کہتا ہے اور برابر جانتا ہے تو وہ درحقیقت مومن و کافر کو برابر سمجھتا ہے اور یہ کفر ہے (فتاوی عالمگیری جلد دوم صفحہ ۲۵۷) میں ہے "من اعتقد الایمان و الكفر واحدا فهو كافر كذا فی الذخيرة" اھ

لہٰذا شخص مذکور پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے اگر وہ ایسا نہ کرے تو سارے مسلمان اس سے دور رہیں اور اس کو دور رکھیں حدیث شریف میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ہے "ایاكم و ایاهم لایضلونكم و لا یفتنونكم" یعنی تم ان سے دور رہو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم جلد اول صفحہ ۱۰)

واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی — کتبہ: عبدالحمید مصباحی

مسئلہ:۔

بکر کہتا ہے کہ سارے نبی اور ولی اللہ کے محتاج ہیں اور زید کہتا ہے کہ سب نبی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے محتاج نہیں اس لئے کہ خدائے تعالیٰ نے انہیں سب کچھ عطا کر دیا اور مختار کل بنا دیا تو ان میں کس کا قول صحیح ہے۔ بینوا توا جروا۔

الجواب:۔ بکر کا یہ قول کہ "سارے نبی اور ولی اللہ کے محتاج ہیں" صحیح ہے قرآن مجید میں ہے "وَ اللّٰهُ الْغَنِيُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ" (سورہ محمد پارہ ۲۶) اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج۔ اس آیت کی تفسیر میں علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ "فی التاویلات النجمية و الله الغنی لذاته بذاته و من غناه تمكنه من تنفيذ مراده و استغناؤه عما سواه و انتم الفقراء الی الله فی الابتداء ليخلقكم و فی الوسط ليربيكم وفی الا نتهاء ليغنيكم عن انا نيتكم و يبقيكم بهويته فالله غنی عنكم من الازل الی الا بدو انتم الفقراء محتاجون اليه من الازل الی الابد"۔ (تفسیر روح البیان مطبع عثمانیہ جلد ۸ صفحہ ۵۲۵)

اور زید کا یہ قول کہ خدائے تعالیٰ نے انھیں سب کچھ عطا کر دیا اور مختار کل بنا دیا یقیناً حق ہے اور ہر مومن کا اس پر ایمان ہے۔ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں تمام

مسئلہ:- از: مولانا محمد نعیم الدین، پرسا، سدھارتھ نگر

جو شخص لواطت کی حرمت کا انکار کرے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب:- لواطت حرام قطعی ہے۔ اس کی حرمت کا منکر کافر ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: "وَ لُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ. اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ." (سورۂ اعراف آیت ۸۰، ۸۱) یعنی اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے جہان میں سے کسی نے نہ کیا تو تم مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ہو۔

اور پارہ ۱۸ رکوع ۱ سورہ مومنون آیت ۷ میں ہے: "فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ" یعنی تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ لیکن اپنی بیوی سے لواطت کی حرمت کا منکر کافر نہیں۔ نور الانوار صفحہ نمبر ۹۱ پر ہے "اللواطة من امرأتہ حراما لکن حرمتها ظنية حتى لا يكفر مستحلها" اھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی
۱۳ ر شعبان ۱۴۱۹ھ

کتبہ: محمد رئیس القادری برکاتی
۲۷ ر رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

مسئلہ:- از: مولانا محمد مونس عالم نظامی، بیروتی، گورکھپور، یوپی

زید اپنے آپ کو سنی کہتا ہے مگر وہابیوں سے میل جول رکھتا ہے ان کی شادی وغیرہ میں شریک ہوتا ہے اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیتا ہے تو زید کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب:- زید اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہابیوں دیوبندیوں نے جان ایمان صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اس کے باوجود وہ ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو وہ مسلمان نہیں کہ ان کے پیچھے نماز پڑھا تو انہیں مسلمان سمجھا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اور ایسے ہی اگر ان کو مسلمان سمجھتے ہوئے ان سے میل جول اور ان کی شادی وغیرہ میں شریک ہوتا ہے تو مسلمان نہیں اور اگر زید ان کو مسلمان نہیں سمجھتا بس یہ جانتا ہے کہ یہ لوگ بدعقیدہ ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو سخت گنہگار ہے۔ اس کی نمازیں جو ان کے پیچھے پڑھی باطل ہیں۔

مجدد اعظم امام احمد رضا فرماتے ہیں جسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ اس لئے کہ علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر و مرتد لکھا اور صاف فرمایا کہ "من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر" جو ان کے عقائد پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جاننا درکنار ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے سخت گنہگار ہوتے ہیں اور ان کی وہ نمازیں سب باطل و بے کار (فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۷۷) وہابیوں

دیوبندیوں سے میل جول حرام ہے ارشاد باری ہے: "وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ" (پارہ۷ آیت۱۴) اور حدیث شریف میں ہے "فایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم" ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں (مسلم جلد اول ۱۰) دوسری حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا تجالسوھم و لا تشاربوھم و لا تواکلوھم و لا تناکحوھم و لا تصلو علیھم و لا تصلوا معھم." (عقیلی و ابن حبان بحوالہ فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۰۳)

لہذا اگر زید ان کو مسلمان نہ مانتے ہوئے بھی ان سے میل جول رکھتا ہے تو سخت تر گنہگار اور مرتکب حرام و فاسق معلن ہے اور امامت کے لائق نہیں (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۹۸) واللہ تعالی اعلم.

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی

کتبہ: محمد مفید عالم مصباحی

مسئلہ:- از: ممتاز احمد قادری محلہ میہاری مسجد کے سامنے چھتر پور

قرآن مجید میں "لِنَعۡلَمَ مَنۡ یَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ" جیسی کئی آیتیں ہیں جس سے بظاہر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کو مخلوقات کے موجود ہونے کے بعد ان کا علم ہوتا ہے تو اس کا جواب کیا ہے بینوا توجروا.

الجواب:- اللہ عزوجل اپنے جملہ صفات کمالیہ کے ساتھ ازلی و ابدی ہے لہذا اللہ تعالی کو اشیاء کا علم ان کے وجود سے پہلے ہوتا ہے تفسیر طبری صفحہ ۱۵ جلد ۲ پر ہے "اِنَّ اللّٰہَ جَلَّ ثَنَاءُہٗ ھُوَ الۡعَالِمُ بِالۡاَشۡیَاءِ کُلِّھَا قَبۡلَکُمۡ مِنۡھَا" اھ اور آیت مذکورہ اور اس جیسی دوسری آیتوں میں علم کی نسبت درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف ہے جیسا کہ تفسیر طبری مذکور جلد و صفحہ میں آیت کریمہ: "لِنَعۡلَمَ مَنۡ یَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ" کے تحت ہے "اما معناہ عندنا فانہ ما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا الا لیعلم رسول و حزبی و اولیائی من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ فقال جل ثنائہ لنعلم و معناہ لیعلم رسول و اولیائی اذکان رسول اللہ و اولیاءہ من حزبہ" اھ. اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ آیت مذکور میں علم باری تعالی مراد نہیں ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا علم مراد ہے لیکن اللہ تعالی نے اس علم کی نسبت اپنی طرف کیا یا تو عرف کا لحاظ کرتے ہوئے جیسا کہ کہا جاتا ہے بنی الامیر المدینۃ حالانکہ عمارت معمار بناتے ہیں لیکن عرف عام میں اس کی نسبت امیر کی طرف کی جاتی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ اور عظمت ظاہر کرنے کے لئے حضور علیہ السلام کے علم کو اپنی طرف منسوب فرمایا جیسے آیت کریمہ "یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا صرف اظہار عظمت کے لئے تاکہ بارگاہ خداوندی میں حضور علیہ السلام کا مقام و مرتبہ بندوں پر واضح ہوجائے۔

جیسا کہ الجامع لاحکام القرآن صفحہ ۱۰۵ جلد ۲ آیت مذکورہ کے تحت ہے: "و قیل المعنی لیعلم النبی و اتباعہ و

مسئلہ:- از: محمد جلال احمد، دوری، ضلع سیتامڑھی (بہار)

ہمارے گاؤں کی اکثریت بدعقیدگی پر مشتمل ہے صرف ایک چھوٹا سا محلہ سنیوں کا ہے۔ دو سال شدید اختلاف کی بنیاد پر زید سمیت تین چار لوگوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے اور اس محلہ کی مسجد زید ہی کے زیر انتظام ہے تو زید کے گروپ والوں میں سے کسی نے کہا کہ مسجد زید کی ہے تم مسجد میں کیوں آتے ہو؟ لہذا ہم نے مسجد چھوڑ کر دالان میں پنج وقتہ نماز و عیدین با جماعت ادا کر لیا ہے پھر کچھ لوگوں نے زید سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ ہم حلفیہ بیان دینے کو تیار ہیں کہ ہم نے کسی کو مسجد میں آنے سے نہیں روکا ہے اور نہ کسی کے آنے پر ہمیں اختلاف ہے بلکہ سب مسجد ضرور آباد کریں۔ اور مسجد تعمیر کرانے والے زید کے ہی ہیں اور اختلاف ان لوگوں نے ہمارے ایک ذمہ دار سے مل کر سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہے۔ ابھی خبر ملی ہے کہ سنی حضرات اس محلہ میں دوسری مسجد تعمیر کرنے جا رہے ہیں۔ لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر الگ جماعت قائم کرنا اور مسجد نہ جانا اور الگ دوسری مسجد تعمیر کرنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:- صورت مسئولہ میں ظاہر ہے کہ زید بدعقیدہ ہے۔ اور جب وہ مسجد بدعقیدوں کی ہے تو اس میں سنی ہرگز نہ جائے بلکہ وہ اپنی دوسری مسجد تعمیر کرلیں۔ حدیث شریف میں ہے: "ایاکم و ایاھم لایضلونکم و لایفتنونکم و ان لقیتموھم فلاتسلموا علیھم و لاتجالسوھم و لاتشاربوھم و لا تؤاکلوھم و لا تناکحوھم و لاتصلوا علیھم و لاتصلوا معھم۔" یعنی بد مذہبوں سے دور رہو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اگر ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز بھی نہ پڑھو۔ یہ حدیث مسلم، ابن ماجہ، ابو داؤد، عقیلی اور ابن حبان کی روایات کا مجموعہ ہے۔ (انوار الحدیث صفحہ ۱۰۳)

اور بد مذہبوں کے فتنہ کی وجہ سے سنیوں کو الگ مسجد بنانا جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں کہ: ''دو جماعتوں میں رنجش ہوئی اور ایک جماعت دوسری کی مسجد میں بخوف فتنہ آنا نہ چاہے اور مسجد میں نماز پڑھنا ضرر۔ لہذا وہ اپنی مسجد جدا بنائے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۴۲۵) اور جب تک مسجد تعمیر نہ ہو سنی حضرات اسی دالان میں الگ جماعت قائم کرتے رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی

کتبہ: محمد ہارون رشید قادری کمبولوی گجراتی

۲۱ رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

مسئلہ:- از: محمد ادریس ابراہیم قاضی، قصبہ جھالود، داہود (گجرات)

یہاں کی مسجد کے صحن میں برسوں پرانی تین قبریں ایک مزار شریف کی شکل میں گنبد کے ساتھ ہیں اور دوسری دو قبریں دوسرے جانب پکی ہیں اب یہاں کے لوگ مزار شریف کو شہید کر کے کمرہ بنانا چاہتے ہیں تاکہ اس میں مسجد کا سامان وغیرہ

رکھا جائے۔ اور دوسری دونوں قبروں کو فرش کے برابر کرنا چاہتے ہیں اس کے بارے میں شریعت کا حکم کیا ہے؟ دیوبندی دار العلوم سے فتویٰ آ گیا ہے کہ قبروں کو فرش کے برابر کر کے مسجد میں شامل کر سکتے ہیں۔ تو کیا یہ صحیح ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:- قبروں کو کھود کر برابر کرنا اور اسے مسجد یا صحن مسجد میں شامل کرنا یا اس پر کسی کا بھی مکان بنانا حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: ''مسلمانوں کی قبریں ہموار کر کے صحن مسجد میں شامل کر لینا حرام ہے اور ان قبروں یا ان کی طرف نماز پڑھنا بھی حرام ہے کیوں کہ قبر صرف اوپر کے نشان کا نام نہیں کہ اس کے مٹا دینے سے قبر جاتی رہے بلکہ اس جگہ کا نام ہے جہاں میت دفن ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۰۳) جب قبر پر مسجد بنانا جائز نہیں تو مکان بنانا بدرجۂ اولیٰ جائز نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۶۶ پر ہے: "یکرہ ان یبنی علی القبر مسجدا." اور اسی میں جلد دوم صفحہ ۴۷۰ پر ہے: "سئل هو (ای القاضی شمس الائمۃ محمود الاوزجندی) عن المقبرة فی القری اذا اندرست و لم یبق فیها اثر الموتی کالعظم و لاغیره هل یجوز زرعها و استغلالها قال لا ولها حکم المقبرة کذا فی المحیط. اه" اول فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۴۴۰ پر ہے: "لایحل اتخاذ القبور مساجد و لا تباح الصلاة علیها. اه"

لہٰذا جو قبریں مسجد یا اس کی صحن میں ہوں اگر ان کے پورب جانب کم از کم ایک ہاتھ اونچی دیوار بطور سترہ بنا دی جائے تو ان کی طرف نماز پڑھنا جائز ہوگا۔ اور وہ قبریں جن کے اوپر گنبد ہے اس گنبد کو توڑ کر چاروں طرف دیوار کھڑی کر کے یا پایہ لگا کر اس پر اس طرح چھت ڈالیں کہ قبر و چھت کے درمیان کچھ فاصلہ ہو پھر اس پر کمرہ بنا کر مسجد کا سامان وغیرہ رکھ سکتے ہیں۔ ایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۰۴ پر ہے۔

اور وہابیوں، دیوبندیوں وغیرہم مرتدین سے فتویٰ لینا مسائل پوچھنا سخت حرام ہے کیوں کہ وہ مرتد و گمراہ ہیں تو وہ مسلمانوں کو بھی اپنا ہم مذہب بنانے میں کوئی کمی نہ چھوڑیں گے اور حدیث شریف میں ہے: "ایاکم و ایاهم لایضلونکم و لایفتنونکم." یعنی ان سے دور بھاگو اور ان کو اپنے قریب نہ آنے دو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۰) نیز اگر انہیں مسلمان جان کر فتویٰ پوچھا گیا تو یہ کفر ہوا کہ انہیں کے بارے میں علمائے حرمین شریفین وغیرہ نے بالاتفاق فرمایا ہے: "من شك فی کفره و عذابه فقد کفر." یعنی جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔ ایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد نہم نصف آخر صفحہ ۲۶۹ پر ہے۔ لہٰذا جن لوگوں نے دیوبندی دار العلوم سے فتویٰ پوچھا ان پر لازم ہے کہ علانیہ توبہ و استغفار اور تجدید ایمان کریں اور اگر بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں۔ ورنہ تمام مسلمان ان کا سخت سماجی بائیکاٹ کریں۔ خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ." (پارہ ۷ سورۂ انعام، آیت ۶۸) و الله تعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح: جلال الدین احمد الامجدی

کتبہ: عبد المقتدر نظامی مصباحی

۸ / ذو الحجہ ۲۱ھ